چاند گگن

بچوں کی نظمیں

حافظ کرناٹکی

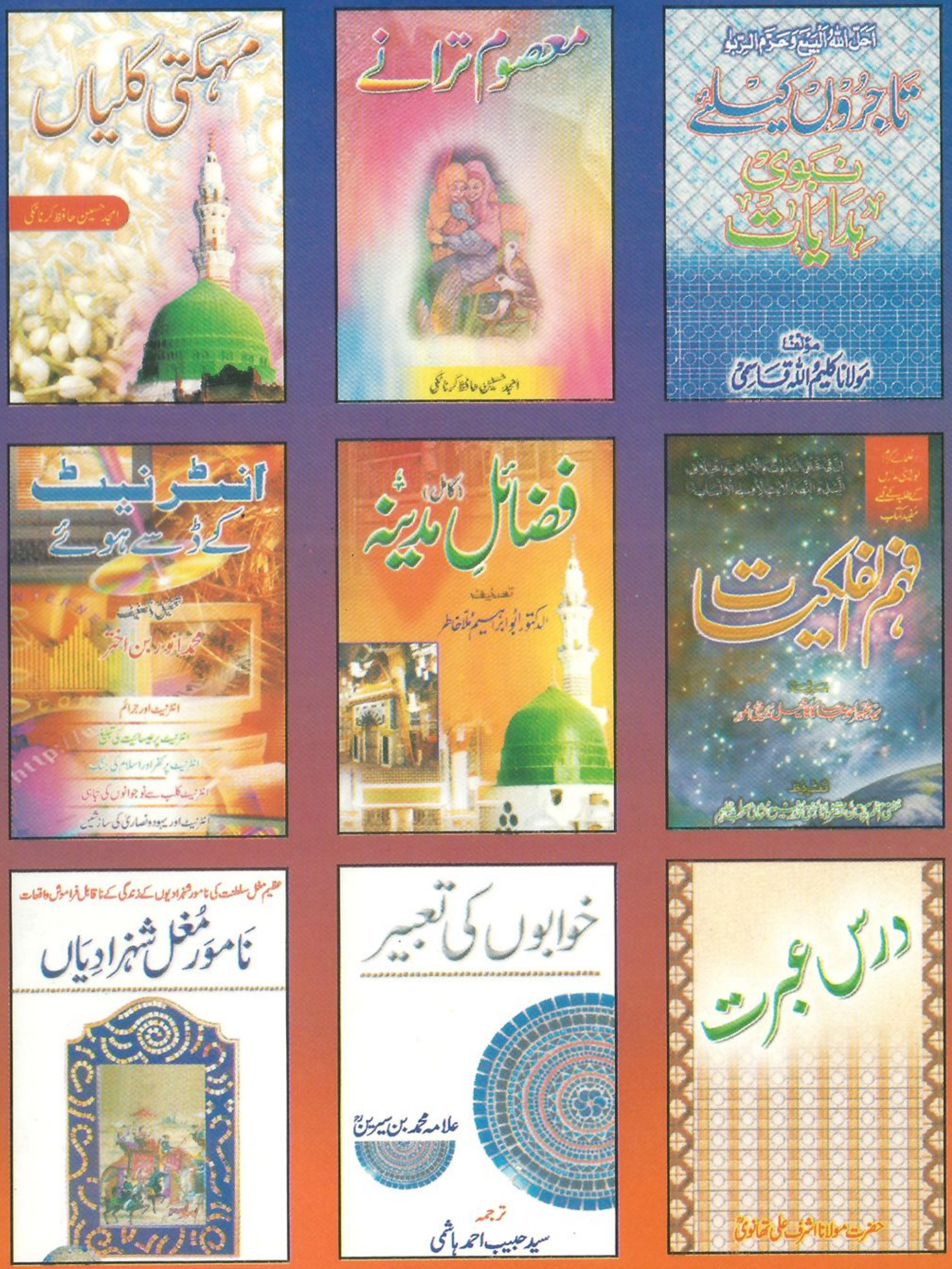

Rs. 30/-

فرید بکڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2
Phone : 23289786, 23289159 Fax : 23279998 Res. : 23262486
e_mail : farid@ndf.vsnl.net.in ● farid_export@hotmail.com
Website: www.faridexport.com ● www.faridbook.com

چاند گگن

(بچّوں کی نظمیں)

07

حافظ کرناٹکی

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	چاند گگن (بچّوں کی نظمیں)
مصنف	:	حافظ کرناٹکی
صفحات	:	۱۲۸
طبعِ اوّل	:	فروری ۲۰۰۵ء
طبعِ دوم	:	۲۰۱۰ء
طبعِ سوم	:	۲۰۱۶ء
بہ اہتمام	:	محمد ناصر خان

ملنے کا پتہ

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

FAREED BOOK DEPOT(PVT)LTD

Corp. Off. 2158 M.P. Street, Pataudi House, Dariya Ganj, New Delhi-2
Phone : 23247075, 23289786, 23289159, Fax : 23279998 Res. : 23262486
e_mail : farid@ndf.vsnl.net.in farid_export@hotmail.com
Website : www.faridexport.com www.faridbook.com

عرض ناشر

بچوں کے شاعر حافظ کرناٹکی کے بقول: ''جب وہ اپنے آس پاس بچوں کو الٹے سیدھے فلمی گانے کی جگہ اپنی نظمیں گنگناتے ہوئے اور خوش الحانی سے گاتے ہوئے سنتے ہیں تو ان کے اندر تخلیقیت خیزی کی کونپلیں پھوٹنے لگتی ہیں۔

شاعر کی آرزو یہی ہے کہ وہ بچوں کی پاکیزہ فکری تربیت اور خوشی کے لیے چند ایسے گُل بوٹے چن سکیں جن سے بچوں کو مسرت اور بصیرت دونوں حاصل ہو جائیں۔

''چاند گگن'' متنوع عنوانات پر بچوں کے لیے رنگا رنگ اور دل گداز نظموں کا مجموعہ ہے، جسے خرید کر ہر بچے کو تحفے میں دینے سے ایک ایسی خوشگوار روایت قائم ہوگی جس سے بچوں کو خوشی بھی حاصل ہوسکتی ہے اور اردو زبان کی ترقی میں ہم ادنیٰ کردار بھی ادا کر سکتے ہیں۔

محمد ناصر خان

Printed at Farid Enterprises, Delhi-6

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ چند

''چاند گگن'' میرا ساتواں مجموعہ کلام ہے۔ یہ ہفت خواں میں نے محض بچّوں کی محبت اور پذیرائی کی برکت سے طے کیا ہے۔ جب میں اپنے آس پاس بچّوں کو الٹے سیدھے گانے بھول کر اپنی نظمیں ذوق وشوق سے پڑھنے اور خوش الحانی سے گاتے سنتا ہوں، تو میں اندر سے سیراب ہو جاتا ہوں، اور میرے اندر تخلیقیت خیزی کی کونپلیں اپنے آپ پھوٹ نکلتی ہیں۔ اسی طرح جب دور دراز سے گلِ نوشگفتہ بہار اپنی معصومیت سے لبریز خطوں میں مجھ سے پیار جتاتے ہیں، اور مزید کتابوں کی فرمائش کرتے ہیں، تو میں تمام تر دنیاوی بکھیڑوں اور مصروفیات سے نکل کر آکاش چمن کی آرزو میں ''چاند گگن'' تک پہنچ جاتا ہوں، جہاں پھولوں کی انجمن میں ہر طرف ست رنگی کرن محوِ رقص ہوتی ہے۔ ایسے میں میرے اندر کہیں ایک خواہش پیدا ہوتی ہے کہ بچّوں کی پاکیزہ فکری تربیت اور خوشی کے لیے چند ایسے گل بوٹے چن لوں جن سے انہیں مسرت اور بصیرت دونوں حاصل ہو جائے۔ یہی وہ جذبہ ہے جو مجھے نظم کی تخلیق کے لیے تازہ کار بنائے رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرا حسنِ تخیل بچّوں کی خوش الحانی اور اس کی مسرت افزا کلکاریوں کی روشنی سے دمکتا رہے گا۔ میں اسی طرح نظموں کے گلدستے سجاتا رہوں گا۔

حافظ کرناٹکی

دارالحافظ، جۓ نگر، شکاری پور۔ 577427، شیموگہ، کرناٹک

فہرست

۱	مناجات: خدایا مجھے نیک بندہ بنادے	۷
۲	حمد: وہی طوفاں اٹھادیتا ہے دریاؤں میں	۹
۳	حمد: مفلسوں کو بھی تونگر وہ بنادیتا ہے	۱۰
۴	نعت: عظمتِ آدم سرورِ عالم	۱۱
۵	نعت: نبیؐ نے حریفوں کو بھی دیں دعائیں	۱۳
۶	نیا سال: خدا ہر مسلماں کو اب شاد رکھے	۱۵
۷	مسجد: کرو اپنے معبود کو بچّو سجدہ	۱۹
۸	پڑھنے میں دل لگاؤ: دنیا نئی بساؤ	۲۱
۹	آدابِ گفتگو: دھیان سے تم مخاطب کی باتیں سنو	۲۵
۱۰	عیب مت نکالو: بری ہے مذہب میں عیب جوئی	۲۸
۱۱	آئینہ: صبح سویرے اٹھ کر بچّو	۳۱
۱۲	کلاس روم: مرکز ہے علم اور ہنر کا کلاس روم	۳۴
۱۳	تختہ سیاہ: ہے دیوار پر ایک یہ مستطیل	۳۶
۱۴	محنت کا پھل ہے میٹھا: محنت ہی زندگی ہے	۳۸
۱۵	کسی کا دل مت دکھاؤ: ہے آدمیّت کا یہ تقاضا	۴۳
۱۶	ہمارا کنبہ: ہم ہیں اصولوں کے رکھوالے	۴۸

۱۷	گڑیا گڈّا کھیل ہے اچھا: اک راجا ہے اک رانی ہے	۵۲
۱۸	اچھا دوست: ساتھی بن کر رہتا ہے	۵۴
۱۹	ہمارا خاندان: خالو خالہ چاچا چاچی	۵۸
۲۰	عیدالفطر: صبح سویرے اُٹھ کے نہاؤ	۶۲
۲۱	عیدالاضحیٰ: ابراہیمؑ نبی تھے اپنے	۶۸
۲۲	سائل کو واپس نہ کرو: گھر پر آتے ہیں جو بھکاری	۷۱
۲۳	استاد کا مرثیہ: یاد اُستاد کی ستاتی ہے	۷۴
۲۴	ماحول کی صفائی: پاکی صفائی آدھا ایمان ہے سنو تم	۷۸
۲۵	جشنِ آزادی: مل کے ہم سب اسکول کو اب سجائیں	۸۱
۲۶	ہمارا جھنڈا: گونجتا ہر طرف ایک نغمہ لگے	۸۵
۲۷	میرا رستہ: جیون تو اک لمبا سفر ہے	۹۱
۲۸	ریل کا سفر: ریل کے ڈبّے میں ہیں اپنے قدم	۹۴
۲۹	میرا بستہ: کنڑا، ہندی اور ریاضی	۱۰۱
۳۰	برسات کا موسم: اودی گھٹائیں لہراتی ہیں	۱۰۴
۳۱	سردی کا موسم: دیکھو پانی میں مت کھیلو	۱۰۷
۳۲	گرمی کا موسم: غضب کا ہے دیکھو مئی کا مہینہ	۱۰۸
۳۳	ریڈیو: بچّو دیکھو گھر گھر ہے	۱۱۲
۳۴	موبائل: موبائل اب سستا ہے	۱۱۷

۳۵	استاد کی جدائی: مغموم ہیں مضطر ہیں حضرت کی جدائی سے	۱۱۹
۳۶	دوست کا مرثیہ: (اے دوست جدائی کا نوحہ میں سناتا ہوں)	۱۲۱
۷۳	سالِ نو: نئے سال کا تھا جو ہر اک کو ارماں	۱۲۳

مُناجات

خدایا مجھے نیک بندہ بنا دے
شریعت کا اب راستہ تو دکھا دے
تجھی کو میں معبود مانوں ہمیشہ
کہ نقشِ دُوئی دل سے میرے مٹا دے
نہ ہو دشمنی خَلق کے درمیاں اب
جو بچھڑے ہوئے ہیں انہیں تو ملا دے
اندھیرے میں عصیاں کے گم ہو گئے ہیں
ہمیں راستہ راستی کا بتا دے
ہو دیدار محشر میں بس تیرا یارب
ہمیں بندگی کا اے مَولا صِلہ دے
گنہگار سارے کہیں مرحبا اب
کرم سے تو دریائے رحمت بہا دے
کریں تیری توصیف شام و سحر ہم
بنادے ہمیں اب نمازی بنا دے

جہاں میں اُخوّت کا ہو بول بالا
کہ انسان کے تفُرقوں کو مٹا دے
نگاہوں میں نفرت دلوں میں کدُورت
کہاں جائیں بندے ترے اب بتا دے
کروں آدمیّت کی خدمت ہمیشہ
مرا نغمہ سوئے ہوؤں کو جگا دے
سخاوت میں وہ خرچ ہوتی رہے بس
اگر مجھ کو دولت تو میرے خدا دے
ہو حافظؔ کے ہر لفظ میں نور تیرا
اسے حمد کہنے کا کچھ تو صِلہ دے

حمد

وہی طوفان اٹھا دیتا ہے دریاؤں میں
وہی صحراؤں کو بارش کا پتا دیتا ہے

وہی آفات کو کرتا ہے زمیں پر نازل
وہی بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیتا ہے

وہی سیّاروں کی کرواتا ہے ہم سب کو سیر
وہی لوگوں کو ستاروں کا پتا دیتا ہے

مصلحت اُس کی ہے کیا خوب سمجھتا ہے وہی
درد دیتا ہے وہی، خود ہی دوا دیتا ہے

راہ دکھلاتا ہے بھٹکے ہوئے راہی کو وہی
گھُپ اندھیرے میں دیے بھی وہ جلا دیتا ہے

وہی دکھلاتا ہے اخلاص کی منزل کا نشاں
نقش دل سے وہی نفرت کے مٹا دیتا ہے

جاہلوں کو وہی دیتا ہے محبّت کا سبق
علم و فن بھی وہی حافظؔ کو سکھا دیتا ہے

حمد

مفلسوں کو بھی تونگر وہ بنا دیتا ہے
جو بھی دیتا ہے مُقدّر سے خدا دیتا ہے

چھوٹ دیتا ہے وہ دنیا کی عدالت سے مگر
وہی قاتل کو قیامت میں سزا دیتا ہے

جو شقی ہوگا زمانے کا خدا اس کو بھی
دیکھتے دیکھتے مٹی میں ملا دیتا ہے

مبتلا کرتا ہے ہر قوم کو تکلیف میں وہ
اپنے بندوں کو گناہوں کی سزا دیتا ہے

اس سے ٹکرانے کا دعویٰ جو کرے گا اس کو
سر اُٹھانے نہیں دیتا وہ مٹا دیتا ہے

اُس کی جانب سے ہے دنیا میں عذاب اور ثواب
وہی جنّت، وہی دوزخ کا پتا دیتا ہے

ہم ہیں انجان اُسی کو یہ خبر ہے حافظؔ
ہم سے کیا لیتا ہے، بدلے میں وہ کیا دیتا ہے

نعت

عظمتِ آدم سرورِ عالمؐ
فخرِ دوعالم سرورِ عالمؐ

آپ نے لہرایا دنیا میں
دین کا پرچم سرورِ عالمؐ

آپ کے آگے ہو گئے شعلے
شبنم شبنم سرورِ عالمؐ

اللّٰہ اللّٰہ بھی ہے
آپ کا ہمدم سرورِ عالمؐ

آپ کی مدحت کرتا ہے خود
سارا عالم سرورِ عالمؐ

آپ کی چوکھٹ پر ہی جا کر
نکلے مرا دم سرورِ عالمؐ

ہجر میں دیوانوں سا ہے اب
میرا عالم سرورِ عالمؐ

یادِ مدینہ میں ہر لمحہ
چشم ہے پُرنم سرورِ عالمؐ

آپ کے روضے پر پہنچوں میں
پی کر زم زم سرورِ عالمؐ

شمعِ رسالت ہرسو ہر پل
چم چم چم چم سرورِ عالمؐ

آپ کی ذات ہے کون ومکاں میں
رحمتِ پیہم سرورِ عالمؐ

آپ کا ذکر ہے حافؔظ کو اب
دل کا مرہم سرورِ عالمؐ

نعت

نبیؐ نے حریفوں کو بھی دیں دعائیں
کہ کفّار کی بخش دیں سب خطائیں

نبیؐ رحمتِ دوجہاں بن کے آئے
مکدّر بہت تھیں عرب کی فضائیں

ہر اک ملک کے کونے کونے میں پہنچیں
نبوّت کی وہ روح افزا ہوائیں

محمدؐ کو تھا ناز ان پر ہمیشہ
صحابہ نے اُمّت سے کیں جو وفائیں

وہ فاتح تھا ایسا کہ حیرت تھی سب کو
نہ دی قیدیوں کو بھی جس نے سزائیں

وہ اَصحابؓ نازاں تھے قسمت پہ اپنی
محمدؐ کی جن کو ملی تھیں رِدائیں

محمدؐ کے پرنور چہرے سے یارو
چمک جاتی تھیں خود اندھیری دِشائیں

نبیؐ کا ہے چہرا کہ ہے ماہِ کامل
فرشتے بھی لیتے ہیں جس کی بلائیں

نہیں تھا محمدؐ کو باطل کا خدشہ
لبوں پر ہمیشہ تھیں حق کی صدائیں

خدا خود ہی جب مدح خواں ہے نبیؐ کا
تو پھر کیوں نہ ہم جشنِ سیرت منائیں

کریں سب کو سرشار عشقِ نبیؐ سے
ترنُّم سے نعتِ محمدؐ سنائیں

یہ حسرت ہے نذرِ دل و جاں کی خاطر
محمدؐ کے روضے پہ اک روز جائیں

یہ حسرت ہے اب قلبِ حافظؔ میں یارو
محمدؐ کے روضے پہ سو بار جائیں

نیا سال

خدا ہر مسلماں کو اب شاد رکھے
جہاں میں سدا اس کو آباد رکھے
ہو دنیا میں امن و محبّت کا سایہ
نیا سال آیا نیا سال آیا

دعائیں بزرگوں کی لینا ہے بچّو
نئے سال کے ان کو تحفے سمجھ لو
یہی آج ہر سمت ہے دیکھو چرچا
نیا سال آیا نیا سال آیا

خطائیں معاف اپنے یاروں کی کردو
کسی کا بھی ہرگز نہ اب دل دکھاؤ
دے ہر اک کو توفیق اچھّی خدایا
نیا سال آیا نیا سال آیا

ہے ہر سمت ہلچل غبارے سجے ہیں
محلّوں میں کچھ پوسٹر بھی لگے ہیں
ہے دلکش مرے شہر کا اب نظارہ
نیا سال آیا نیا سال آیا

ہر اک طفلِ مکتب کی یہ آرزو ہے
ملے اس کو منزل، یہی جستجو ہے
پڑھیں گے بہت خوب ہے یہ تمنا
نیا سال آیا نیا سال آیا

خوشی سال بھر کی ملے ہر کسی کو
سنوارو نکھارو ابھی زندگی کو
کسی پر نہ ہو کوئی اب غم کا سایہ
نیا سال آیا نیا سال آیا

بھلا دو جو ہیں غلطیاں اگلی پچھلی
کرو قدر اے بچّو ایک ایک پل کی
پڑھو علم و دانش کا ہر دم وظیفہ
نیا سال آیا نیا سال آیا

نئ آرزوئیں، نئ حسرتیں ہیں
نئ زندگی ہے، نئ چاہتیں ہیں
اُمنگوں ترنگوں کو ہے ساتھ لایا
نیا سال آیا نیا سال آیا

پڑھیں گے، لکھیں گے، بہت دل لگا کر
بڑھیں گے ابھی شوق اپنا بڑھا کر
برس پچھلا خود ہوگیا ہے پرانا
نیا سال آیا نیا سال آیا

کہا اپنے استادوں کا مان لیں گے
ادب کی نئ اب کے پہچان لیں گے
نئے درس کا ہوگا ہر وقت چرچا
نیا سال آیا نیا سال آیا

بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر ہوگی شفقت
ملے گا تمہیں پھل کرو خوب محنت
ہے یکساں نظر میں ہر اپنا پرایا
نیا سال آیا نیا سال آیا

مسجد

کرو اپنے معبود کو بچّو سجدہ
پڑھو پنج وقتہ نمازیں ہمیشہ
یہاں دنیا بھر کے بکھیڑے کہاں ہیں
فرشتوں کا مسکن ہے گھر یہ خدا کا
ہوں مسجد میں سب دائیں پاؤں سے داخل
مخاطب خدا سے ہوں مانندِ سائل
وضو لازمی ہے عبادت سے پہلے
خدا نیک بندوں کی جانب ہے مائل
نہ ہوں دیکھو مسجد میں دنیا کی باتیں
ہو بس دھیان ہر لمحہ اپنے خدا کا
دعا مانگنا گڑگڑا کر اے بچّو
ہو سر میں ہمیشہ عبادت کا سودا
رہے تم پہ رحمت کا ہر وقت سایہ
کرو اپنے معبود کو بچّو سجدہ

سنو دھیان سے ساری واعظ کی باتیں
ہو جب وعظ تب تم نہ پڑھنا نمازیں
عبادت سے بڑھ کر نہیں کوئی دولت
گزارو عبادت میں دن اور راتیں
یہ مسجد ہے بچّو عبادت کا گلشن
کہ آنگن بھی اس کا ہے جنّت کا دامن
گناہوں سے بچنے کا یہ گھر ہے اچھا
خدا سے ہو بندے کا ہر وقت بندھن
حدیث نبیؐ کا ہے یہ درسِ روشن
جہاں ہو فساد ایسی مسجد کو ڈھادو
بنالو عبادت کو اپنا شِعار اب
کہ سچے مسلمان بن کر دکھا دو
ہوں لب پر ہمیشہ صداقت کی باتیں
گزارو عبادت میں دن اور راتیں

پڑھنے میں دل لگاؤ

دُنیا نئی بساؤ
کچھ سیکھو، کچھ سکھاؤ
قسمت ابھی بناؤ
پڑھنے میں دل لگاؤ

ہر لمحہ قیمتی ہے
انمول زندگی ہے
ہاں علم روشنی ہے
پڑھنے میں دل لگاؤ

ہر حرف خوشخطی سے
لکھوّ خوشی خوشی سے
پڑھنا درستگی سے
پڑھنے میں دل لگاؤ

دولت کی ہوگی چوری
تعلیم کی نہ ہوگی
ہے علم ہیرا موتی
پڑھنے میں دل لگاؤ

اب دھیان سے یہ سن لو
صحت ہو اچھی دیکھو
نیکوں کے ساتھ رہیو
پڑھنے میں دل لگاؤ

اوروں کو بھی سکھاؤ
شان اپنی تم دکھاؤ
تعلیم کو بڑھاؤ
پڑھنے میں دل لگاؤ

کھیلو نہ ہر گھڑی تم
ہو جاؤ پڑھنے میں گم
خود سے کرو تکلّم
پڑھنے میں دل لگاؤ

یہ علم کا سفر ہے
بے علم جانور ہے
تعلیم خود ہنر ہے
پڑھنے میں دل لگاؤ

ہر درس اک جہاں ہے
ہاں آگے امتحاں ہے
فرصت بھلا کہاں ہے
پڑھنے میں دل لگاؤ

ہاں وقت مت گنواؤ
پانا ہے علم پاؤ
تم چین[1] چاہے جاؤ
پڑھنے میں دل لگاؤ

[1] اطلبوا العلم ولو کان بالصین (ترجمہ: علم حاصل کرو، چاہے تمھیں چین جانا پڑے۔ عربی مقولہ)۔ چین مغرب کے بالمقابل مشرق میں ہے اور دونوں کے درمیان کافی فاصلہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جانے کی نوبت ہو تب بھی وہاں تک جاؤ مگر علم حاصل کرو۔

آدابِ گفتگو

دھیان سے تم مخاطب کی باتیں سنو
جو بھی کہنا ہو نرمی سے بچّو کہو
گفتگو کے بھی ہوتے ہیں آداب کچھ

مختصر گفتگو ہو تمہاری بہت
اور باتیں بھی ہوں دیکھو پیاری بہت
گفتگو کے بھی ہوتے ہیں آداب کچھ

سوچ کر بات اپنی ہمیشہ کہو
اور مخاطب کو تم اپنے قائل کرو
گفتگو کے بھی ہوتے ہیں آداب کچھ

چاہے اپنے ہوں یا غیر بچّو سنو
بات ہر اک سے بر وقت میٹھی کرو
گفتگو کے بھی ہوتے ہیں آداب کچھ

بارہا بات اپنی نہ کہتے رہو
کچھ مخاطب کو کہنے کا موقع بھی دو
گفتگو کے بھی ہوتے ہیں آداب کچھ

احتراماً بڑوں سے کرو گفتگو
ہو گی اخلاق کی ذہن میں پھر نمو
گفتگو کے بھی ہوتے ہیں آداب کچھ

تیز رفتاری باتوں میں ہرگز نہ ہو
اس طرح تم بلّلے نہ ہرگز بنو
گفتگو کے بھی ہوتے ہیں آداب کچھ

بات جتنی ہو کرنی بس اتنی کرو
دوسروں پر نہ الزام بچّو دھرو
گفتگو کے بھی ہوتے ہیں آداب کچھ

گالیوں سے نہ گندی کرو تم زَباں
خودبخود ہوگا دیکھو تمہارا زِیاں
گفتگو کے بھی ہوتے ہیں آداب کچھ

پھول ہونٹوں سے جھڑتے رہیں ہر گھڑی
دُور نفرت سے ہو اپنی یہ زندگی
گفتگو کے بھی ہوتے ہیں آداب کچھ

ہو کسی سے جو شکوہ تو معقول ہو
چغلی کھانے کی تم سے نہ کچھ بھول ہو
گفتگو کے بھی ہوتے ہیں آداب کچھ

کہتے ہیں ہم سے دیکھو اب احباب کچھ
گفتگو کے بھی ہوتے ہیں آداب کچھ

عیب مت نکالو

بری ہے مذہب میں عیب جُوئی
کرو برائی نہ تم کسی کی
چھپاؤ عیبوں کو دوستوں کے
اسی میں سمجھو بڑائی اپنی

سنبھالو خود کو سنبھالو بچّو
کسی میں بھی عیب مت نکالو

خدا ہر اک عیب سے بَری ہے
اندھیروں میں بھی وہ روشنی ہے
دکھا دو خود بن کے نیک سیرت
اسی میں اوروں کی رہبری ہے

نبیؐ کی امّت میں رہنے والو
کسی میں بھی عیب مت نکالو

کسی کو معیوب ہم کہیں گے
تو لوگ عیب اپنے خود گنیں گے
نگاہ میں دوسروں کی ہم بھی
بُرے بنیں گے بُرے رہیں گے

سنو ذرا دین کے جِیالو
کسی میں بھی عیب مت نکالو

حسد کو سینے میں اب نہ پالو
گناہ سے خود کو بھی بچالو
عیوب پر سب کے پردہ ڈالو
کسی میں بھی عیب مت نکالو

سروں پہ تاجِ وفا سجا لو
کسی میں بھی عیب مت نکالو

نہیں ہے کوئی جو پارسا ہے
سبھی میں ہے عیب یہ بجا ہے
کوئی نہیں ہے جو بے خطا ہے
خود اپنے اندر اُتر کے دیکھو

تم اپنے دل کو ذرا سنبھالو
کسی میں بھی عیب مت نکالو

آئینہ

صبح سویرے اٹھ کر بچّو
ہاتھ اور منہ تم اپنے دھولو
ذکرِ خدا سے دل بہلاؤ
پھر ورزش اور ناشتہ کر لو
بال اپنے کنگھی سے سنوارو

آئینہ دیکھو، آئینہ دیکھو

واقعی بچّو یہ ہے سچا
آئینہ جھوٹا ہو نہیں سکتا
دکھلاتا ہے اصلی چہرا
ظاہر کرتا نقلی چہرہ
شکل ہے کیسی اپنی جانو

آئینہ دیکھو، آئینہ دیکھو

جو جیسا، دکھلائے ویسا
آئینہ ہوتا نہیں اندھا
بے پردہ رہتا ہے ہمیشہ
دیکھو اپنا عکس ہے کیسا
اپنی خودی کو سمجھو بچّو

آئینہ دیکھو، آئینہ دیکھو

سائنس دانوں کا یہ سہارا
نیوٹن کو تھا سب سے پیارا
یہ نہیں ہوتا ہرگز رُسوا
ہر کوئی ہے اس کا شیدا
خود کو جانو خود کو پرکھو

آئینہ دیکھو، آئینہ دیکھو

دل کو اک آئینہ بناؤ
اس کا ثانی ڈھونڈ کے لاؤ
سچا ہر دم خود کو پاؤ
دیکھو دل نہ کسی کا دکھاؤ
ہے یہ سب سے سندر بچّو

آئینہ دیکھو، آئینہ دیکھو

کلاس روم

مرکز ہے علم اور ہنر کا کلاس روم
سب سے حسین لگتا ہے اپنا کلاس روم
چھن چھن کے کھڑکیوں سے در آتی ہے روشنی
ٹھنڈی ہوا سے ذہن کو ملتی ہے تازگی
ٹیبل پہ اب کتاب ہے، ڈسٹر ہے، چاک ہے
اور تختۂ سیاہ کا دامن بھی پاک ہے
نظم اور ضبط کا ہے ہر اک بچّے کو خیال
مانیٹر اب کلاس کی کرتا ہے دیکھ بھال
اپنا کلاس روم کُشادہ ہے دیکھیے
تحصیلِ علم کا اِسے مرکز بھی مانیے
ہر پریڈ میں اک نئے استاد آئیں گے
دلچسپی سے سبق نیا ہم کو پڑھائیں گے
بچّو! کلاس روم میں گر نظم و ضبط ہے
تازہ سبق سے دیکھنا پھر سب کا ربط ہے

کاپی قلم کو رکھنے کا پورا ہے انتظام
طلبہ ہیں سارے ایک نہیں ان میں خاص و عام
رہتا ہے خالی کھیل کے گھنٹوں میں دیکھیے
کہتا ہے کیا زبانِ خموشی سے، سوچیے
گھنٹے میں لائبریری کے ہو جاتا ہے اداس
ہر دم بھرا پُرا رہے اتنی ہے اس کو آس
سنّاٹے چھٹیوں میں ملیں گے یہاں بہت
کہتی ہے خامشی کی یہ بچّو زباں بہت
میرے کلاس روم کے باہر چمن ہے ایک
ہر اک روش پہ پاؤ گے گل بوٹے بھی انیک
رنگین کاغذوں سے سجا کر کلاس روم
جلسہ ہو کوئی یارو مچائیں گے ہم بھی دھوم
حافظؔ کو یاد آتا ہے اُس کا کلاس روم
سیکھے تھے اُس میں بیٹھ کے اُس نے کئی علوم

تختۂ سیاہ

ہے دیوار پر ایک یہ مستطیل
ہے باطن میں لیکن نہایت جمیل
یہ کہنے کو بچّو سیہ تختہ ہے
مگر درس کے واسطے اچھّا ہے
حسابوں کو حل جو معلم کرے
سیہ تختے کا مرتبہ خود بڑھے
معلم جو سائنس کے خاکے بنائے
مہارت وہ لکھنے کی خود ہی بڑھائے
جو مشکل ہیں نکتے انہیں بھی بتائے
عبارت حسیں تختے پر جگمگائے
ہر اک برِّاعظم کا نقشہ دکھائے
سیاہ تختہ جغرافیہ بھی سکھائے
اسی سے ملے اردو کا ہر سبق
ہوں آسان نکتے ہیں جو بھی ادق

سیاہ تختہ سیمنٹ کا اچھا لگے
نمایاں عبارت اسی پر سجے
عبارت مٹانے کو ڈسٹر رکھو
جو لکھّا ہے اس کو مٹاتے رہو
مٹادو جو تختے پہ ہیں شین، قاف
معلم کے آنے سے پہلے ہوں صاف
ورانڈے کے تختے پہ جو ہے، سنو
عبارت ہے عبرت کی اس کو پڑھو
اسے نوٹ کاپی میں کرلو ابھی
ملے گی تمہیں علم کی روشنی
عبارت یہ اک شاہ پارہ بنے
کہ تختے کا کھریا سہارا بنے
ہر اک درس کی جان تختہ ہے یہ
کہ تعلیم کا ایک ادارہ ہے یہ

محنت کا پھل ہے میٹھا

محنت ہی زندگی ہے
محنت ہی بندگی ہے
محنت سے کام لینا
دنیا میں نام کرنا
پاؤ گے درجہ اونچا
محنت کا پھل ہے میٹھا
محنت اگر کروگے
قابل بہت بنوگے
منزل تمہیں ملے گی
جب سیدھی رہ چلوگے
سمجھے یہ بچہ بچہ
محنت کا پھل ہے میٹھا

محنت کا پھل ہے میٹھا
محنت کرو زیادہ
محنت کے ساتھ رہنا
اور کاہلی سے بچنا
بچّو کبھی کسی سے
دیکھو نہ جھوٹ کہنا
لو جائزہ خود اپنا
محنت کا پھل ہے میٹھا
پڑھنے میں جی لگاؤ
کہنا بڑوں کا مانو
سنجیدہ بن کے ہر دم
ہر ضد سے باز آؤ
یہ قول بھی ہے سچا
محنت کا پھل ہے میٹھا

محنت ہے خود ہی نیکی
محنت ہو دیکھو سچی
علمی نکات ہی سے
معمور ہیں کتابیں
بچّو! دل و نظر کا
بس نور ہیں کتابیں
پھل کاہلی کا کڑوا
محنت کا پھل ہے میٹھا
محنت میں جی لگاؤ
محنت کا پھل ہے میٹھا
پڑھنا یہی وظیفہ
محنت کا پھل ہے میٹھا
کتنا ہی وہ ادق ہو
بس دھیان میں سبق ہو

اسباق چھوٹ جائیں
تو ان کا بھی قلَق ہو
سب کا یہی ہے کہنا
محنت کا پھل ہے میٹھا
ہم بچے محنتی ہیں
اس جگ کی روشنی ہیں
پڑھتے ہیں پاٹھ سچ کا
ہاں دافعِ بدی کا
محنت کرو زیادہ
محنت کا پھل ہے میٹھا
محنت سے نام ہوگا
دشمن بھی رام ہوگا
سب کچھ یہاں ہے محنت
محنت کی ڈالو عادت

سب میں یہی ہے چرچا
محنت کا پھل ہے میٹھا
ہوم ورک روز کرنا
استاد سے بھی ڈرنا
ہر ایک لمحہ بچّو
علم و عمل پہ مرنا
سب کا یہی ہے کہنا
محنت کا پھل ہے میٹھا

کسی کا دل

مت دُکھاؤ

ہے آدمیّت کا یہ تقاضا
کرو کسی کا نہ تم تماشا
نہ ڈھاؤ بنیاد اِس کی دیکھو
کہ واقعی دِل ہے گھر خدا کا

کسی کا دل مت دکھاؤ بچّو

معاف کردو خطائیں سب کی
تو پاؤ گے مہربانی رب کی
تمہیں سے ہو جگ میں سچ کا چرچا
حیات اپنی گُزارو ڈھب کی

کسی کا دل مت دکھاؤ بچّو

نبیؐ نے ہم سے یہی کہا ہے
سنو جو دل کی دُکھی صدا ہے
خوشی کی مانند دُکھ کو بانٹو
اسی میں ہر ایک کا بھلا ہے

کسی کا دل مت دکھاؤ بچّو

جو دل ہے وہ واقعی ہے مَعْبَد
ہو احترام اس کا تم کو بے حد
چنو ہمیشہ رہِ صداقت
پرکھ لو ہے نیک اور کیا بد

کسی کا دل مت دکھاؤ بچّو

سہو خوشی سے دکھوں کو اکثر
رہو سدا خاکسار بن کر
بنو غریبوں کا تم سہارا
پریم کا بن ہی جاؤ ساگر

کسی کا دل مت دکھاؤ بچّو

اگر برائی کرو کسی کی
دُکھائے گا دل تمہارا کوئی
کسی سے رکھو نہ بیر ہرگز
بھلائی چاہو ہمیشہ سب کی

کسی کا دل مت دکھاؤ بچّو

گناہ ہے دل دُکھانا بچّو
ڈرو خدا سے اے نونہالو
نہ اترے تم پر غضب خدا کا
منافقت سے بچالو خود کو

کسی کا دل مت دکھاؤ بچّو

غرور دولت پہ کرکے بچّو
نہ غم زدوں کو کبھی ستاؤ
محبتوں کے تقاضے ہیں یہ
جو روٹھے ہیں اب انہیں مناؤ

کسی کا دل مت دکھاؤ بچّو

مٹادو نفرت کے نقش سارے
بنوگے دشمن کے بھی دلارے
زباں وفا کی سکھاؤ بچّو
حسد سے دامن بچاؤ پیارو

کسی کا دل مت دکھاؤ بچّو

ہمارا کنبہ

ہم ہیں اصولوں کے رکھوالے
درپن ہیں یہ دل نہیں کالے
ہم سب ہیں بس چاہت والے
کوئی شک کی نظر نہ ڈالے

یہ ہے ہمارا کنبہ پیارا
سب سے انوکھا سب سے نیارا

الفت سب سے ہم کرتے ہیں
اک دوجے پر ہم مرتے ہیں
بچّے بڑوں سے کیوں ڈرتے ہیں
جب کہ شفقت وہ کرتے ہیں

یہ ہے ہمارا کنبہ پیارا
سب سے انوکھا سب سے نیارا

حرص و ہوس دولت کی نہیں ہے
آس کوئی شہرت کی نہیں ہے
سیوا دھرم ہے اپنا ہر دم
پروا کچھ محنت کی نہیں ہے

یہ ہے ہمارا کنبہ پیارا
سب سے انوکھا سب سے نیارا

غیروں کو بھی اپنا سمجھیں
کام میں سب کے ہاتھ بٹائیں
سچ کا رستہ چل کے دکھائیں
سچ کی باتیں سب کو سنائیں

یہ ہے ہمارا کنبہ پیارا
سب سے انوکھا سب سے نیارا

بگڑا ہوا ہر کام بنائیں
خوشیوں کی بارات سجائیں
کنبے کی عزّت کی خاطر
مشکل کام بھی کر کے دکھائیں

یہ ہے ہمارا کنبہ پیارا
سب سے انوکھا سب سے نیارا

دین نے ہم کو بتلایا ہے
انساں انساں کا سایہ ہے
بچّو حدیث میں یہ آیا ہے
ساری دنیا اک کنبہ ہے

یہ ہے ہمارا کنبہ پیارا
سب سے انوکھا سب سے نیارا

اس کنبے کی بات نرالی
سب کے لئے ہے آج مثالی
کرتا ہے خود کی رکھوالی
اس گلشن کا اللّٰہ مالی

یہ ہے ہمارا کنبہ پیارا
سب سے انوکھا سب سے نیارا

گڑیا گڈّا کھیل ہے اچھا

اک راجا ہے اک رانی ہے
ان کی کہانی بھی فانی ہے
شامل ہر درجے کا بچّہ
گڑیا گڈّا کھیل ہے اچھا
رانی بھی لگتی ہے سیانی
ہاں ملبوس کا رنگ ہے دھانی
پیارا ہے ہر کھیل کا لمحہ
گڑیا گڈّا کھیل ہے اچھا
دونوں ہی کپڑے سے بنے ہیں
زیور تن پر ان کے سجے ہیں
ساتھ لو سب کو کھیلو نہ تنہا
گڑیا گڈّا کھیل ہے اچھا

آؤ کہانی ان کی سن لو
پھر سارے قصّے کو سمجھو
واقعہ جھوٹا ہو یا سچّا
گڑیا گڈّا کھیل ہے اچھا

اچھا دوست

ساتھی بن کر رہتا ہے
سچّی باتیں کہتا ہے
دُکھ میرے وہ سہتا ہے

کومل کومل اُس کا چہرہ
دوست ہے میرا سب سے اچھا

سب سے سیانا لگتا ہے
سب کو سہانا لگتا ہے
واقعی دانا لگتا ہے

یارو سب کا ہے وہ شیدا
دوست ہے میرا سب سے اچھا

ٹیچر اس کا گرویدہ ہے
من کا بے حد سچّا ہے
وعدے کا بھی پکّا ہے

لگتا ہے وہ آئینہ سا
دوست ہے میرا سب سے اچھا

امّی ابّا اور بہنا
سب اسے کہتے ہیں اپنا
اُس کے گُنوں کا کیا کہنا

ہے وہ دلارا گھر والوں کا
دوست ہے میرا سب سے اچھا

نانی نانا اور دادی
پھوپھا پھوپھی اور چاچی
خالہ بھیّا اور بھابھی

سب کا پیارا سب کا چہیتا
دوست ہے میرا سب سے اچھا

اپنے کلاس کا لیڈر ہے
ہم سب سے وہ بہتر ہے
چاہت کا اک پیکر ہے

ٹھنڈی ٹھنڈی اُس کی چھایا
دوست ہے میرا سب سے اچھا

استادوں کی خدمت کرتا
چوری سے ہے ہر دم ڈرتا
سچائی پر جیتا مرتا

کون ہے اس سے بڑھ کر میرا
دوست ہے میرا سب سے اچھا

ہمارا خاندان

خالو خالہ چاچا چاچی
پھوپھا پھوپھی نانا نانی
ابّا امّی دادا دادی
ماموں مامی بھیّا بھابھی

ہم سب مل کر رہتے ہیں

دکھ سُکھ کا ہے عالم ایسا
اپنا غم ہے اب غم سب کا
سنجیدہ ہے چہرا چہرا
خوش ہے اپنا سارا کنبہ

ہم سب مل کر رہتے ہیں

اپنے کنبے میں چاہت ہے
قائم ہم سب میں اُلفت ہے
ایکتا ہی اپنی طاقت ہے
سچ کہنا سب کی عادت ہے

ہم سب مل کر رہتے ہیں

شاداں ہیں ہم سب کنبے میں
بندھے ہیں سارے اک رشتے میں
سچ مچ ہیں میری رائے میں
رحمت کے ہیں ہم سائے میں

ہم سب مل کر رہتے ہیں

اس کی فضا ہے کتنی سہانی
کنبہ خوشحالی کی نشانی
کنبے کی ہے ریت پرانی
من بہلائے اس کی کہانی

ہم سب مل کر رہتے ہیں

جھگڑے معمولی ہیں سارے
غیر نہیں یہ سب ہیں اپنے
پاکیزہ ہیں سب کے جذبے
کنبے پر ہیں امن کے سائے

ہم سب مل کر رہتے ہیں

ایک ہی رو میں بہتے ہیں سب
سچّی باتیں کہتے ہیں سب
دُکھ سُکھ مل کر سہتے ہیں سب
ہر پَل مل کر رہتے ہیں سب

ہم سب مل کر رہتے ہیں

عیدالفطر

صبح سویرے اُٹھ کے نہاؤ
پڑھ کے نماز دعائیں مانگو
سورج کا پیغام مسرّت
صبح عید ہے خوش ہو جاؤ

کپڑے نئے پہنو اے بچّو
عیدالفطر کی خوشیاں لوٹو

عطر ملو ملبوس پہ اپنے
سرمہ آنکھوں میں لگواؤ
سر پہ نئی ٹوپی ہو اچھی
اور نئے جوتے بھی پہنو

گھر والوں کا دل بہلاؤ
عیدالفطر کی خوشیاں لوٹو

پڑھ کے نمازِ عید اے بچّو
ملنا ہے ہر ایک سے دیکھو
عید کا اک پہلو ہے یہ بھی
غیروں میں بھی خوشیاں بانٹو

دشمن کو بھی اپنا سمجھو
عیدالفطر کی خوشیاں لوٹو

بن جاؤ گے بندے اچھے
بانٹو غریبوں میں تم پیسے
بانٹو خوشی سے بانٹو بچّو
آج یتیموں میں کچھ کپڑے

بچّو دعائیں سب کی لے لو
عیدالفطر کی خوشیاں لوٹو

بریانی کا لُطف انوکھا
میٹھے کا گھر گھر میں چرچا
آنگن آنگن خوشیاں آئیں
کیف میں ڈوبا اک اک لمحہ

ناچو جھومو جشن مناؤ
عیدالفطر کی خوشیاں لوٹو

جس نے صوم وصلوٰۃ کو چھوڑا
وہ ہے عقل سے واقعی اندھا
اگلے برس وہ رکھّے روزے
کہلائے بس بندہ سچّا

خود کو سمجھو خود کو پرکھو
عیدالفطر کی خوشیاں لوٹو

جس نے روزے سارے رکھے
کھل گئے در اس پر جنّت کے
روزہ داروں کی خاطر ہیں
رمضاں کے بابرکت لمحے

اللّٰہ کو بس راضی کرلو
عیدالفطر کی خوشیاں لوٹو

بھوک کا یہ احساس دلائے
ضبطِ نفس کا ذریعہ روزہ
اس پر چل کے دکھاؤ بچّو
نیکی کا ہے رستہ روزہ

خود میں اترو خود کو پاؤ
عیدالفطر کی خوشیاں لوٹو

سحری کی خاطر اُٹھتے تھے
اپنی نیند کو تم تجتے تھے
دن بھر بھوک کی شدّت سہہ کر
شام کو افطاری کرتے تھے

آگے کیا کرنا ہے سوچو
عیدالفطر کی خوشیاں لوٹو

یکجہتی کا مان بڑھاؤ
دین کی بچّو شان بڑھاؤ
مل کر اپنے ہم وطنوں سے
مانوتا کا گیان بڑھاؤ

انسانی بندھن کو نبھاؤ
عیدالفطر کی خوشیاں لوٹو

آؤ اک مرکز پر آؤ
نفرت کی دیواریں ڈھاؤ

سارے انساں ایک ہیں بچّو
عیدالفطر کی خوشیاں لوٹو

عیدالاضحیٰ

ابراہیمؑ نبی تھے اپنے
اسماعیلؑ تھے اُن کے بیٹے
وہ تھے دوست خدا کے بچّو
ہاں وہ خلیلِ خدا تھے پیارو
سب سے پہلے سجدہ کیا تھا
گیان ہوا تھا اُن کو خدا کا
سجدہ گاہ بنا پھر کعبہ
کہتے ہیں اِس کو گھر اللّٰہ کا
حج کو یہاں آتے ہیں مسلماں
کر لیتے ہیں تازہ ایماں
خواب میں ابراہیمؑ نے دیکھا
کرتے ہیں ذبح وہ اپنا بیٹا
ہر شب خواب یہی تھا بچّو
سچّا خواب اسے تم سمجھو

خواب رسول کے ہوتے سچّے
بچّو حدیث میں بات یہی ہے
پاس بلایا بیٹے کو جب
خواب سنایا اپنا ہے تب
سن کر خواب کی سچّائی کو
بیٹے نے فرمایا بچّو
خود پر ہوگا میرا قابو
پائیں گے صابر مجھ کو ابّو
قائل ہیں ہم مرضیِ رب کے
چھری گلے پر پھیریں میرے
اللہ کی ہے یہ خوشنودی
چاہتا ہے قربانی میری
قربانی کا جوش ہے زیادہ
صبر کروں گا ہے یہ وعدہ

قربانی دو راہِ خدا میں
حق ہو نمایاں اپنی صدا میں
اونٹ ہو گائے یا ہو مینڈھا
قربانی سے خوش ہو اللّٰہ
لے جائے گا جنّت میں وہ
قربانی دو قربانی دو
قربانی دو رحمت پاؤ
خوش ہو جاؤ خوش ہو جاؤ
عیدالاضحیٰ دن ہے خوشی کا
خوش ہوتا ہے بچّہ بچّہ

سائل کو

واپس نہ کرو

گھر پر آتے ہیں جو بھکاری
آئیں بچّو باری باری
دے دو خوشی سے دے دو بابا
رکھّے تم کو اللّہ اچھا
سائل اللّہ کی رحمت ہے
یہ بھی اللّہ کی قدرت ہے
سائل سے برکت ہوتی ہے
سائل نیکی کی جیوتی ہے
سائل کو لوٹاتے کیوں ہو
خود پر ظلم یہ ڈھاتے کیوں ہو
دے کر چلّر کیوں لیتے ہو
سالم پیسے اس کو دے دو

تم کو نوازا ہے اللّہ نے
بھیجو اُسے تم اب خوش کر کے
سائل کی امداد کرو تم
اس کے دل کو شاد کرو تم
کیوں گنتے ہو بچّو پیسے
اللّہ تو گنتا نہیں ایسے
قرآں نے ہم کو یہ بتایا
سائل کی عزّت ہے زیادہ
دل نہ دکھاؤ سائل کا اب
ورنہ خفا ہو جائے گا رب
دیکھو نبیؐ نے یہ فرمایا
سائل کو لوٹاؤ نہ بابا
گھر میں جو ہے دے کر بھیجو
اس حرکت کو برکت سمجھو

سورج صبح کو جب آتا ہے
صدقہ واجب ہوجاتا ہے
سائل کو اک نعمت سمجھو
دان بھی ہے اک دولت مانو
لب پر وحدت کا نغمہ ہے
اور دل گھائل سائل کا ہے
عرش سے بچّو چند فرشتے
آتے ہیں خود سائل بن کے
سائل کا حق ہے ہم سب پر
سائل نیکی کا ہے ساگر

استاد کا مرثیہ

یاد استاد کی ستاتی ہے
اُن کی ہر بات اب رلاتی ہے
قابل اُستاد اُٹھ گئے یارو
چہرے شاگردوں کے ہیں فَق دیکھو
طالب علموں کی کرتے بڑھ کے مدد
اُن کی ہر بات علم کی تھی سَنَد
اُن کی گھنٹوں سے تھی خوشی سب کو
گیان کی ملتی روشنی سب کو
ان کے لہجے میں اک متانت تھی
خوش مزاجی تو ان کی عادت تھی
اپنے مضموں پہ خوب قادر تھے
درس و تدریس میں بھی ماہر تھے

اپنے قول و عمل کے پکّے تھے
اور دل کے بڑے ہی سچّے تھے
درس، اخلاق کا وہ دے کے چلے
نیکیاں ساتھ اپنے لے کے چلے
ہوتی غلطی تو وہ سزا دیتے
اور ترقی کی بھی دُعا دیتے
وقت کی قدر بچّو کرتے تھے
اور خدا سے ہمیشہ ڈرتے تھے
ہم نے پائی ہے علم سے شہرت
ہم کو تعلیم کی ملی دولت
نظم اور ضبط وہ سکھا کے گئے
سوئے احساس کو جگا کے گئے
اُن کے شاگردِ حق شناس ہیں ہم
ہم سے بچھڑے ہیں وہ، اُداس ہیں ہم

علم کا واقعی سمندر تھے
خُلق و اخلاص کے بھی پیکر تھے
اُن سا، لائیں کہاں سے ڈھونڈ کے اب
کوششیں رائیگاں گئیں ہیں سب
ان کا ثانی کوئی نہیں ملتا
زخم دل کا ہے یہ نہیں سِلتا
ایسے اُستاد آج ہیں کم یاب
گلشنِ درس ان سے تھا شاداب
سوگ ان کا مناتے ہیں ہم آج
اپنے سر پہ ہے جیسے دُکھ کا تاج
خوشبوئے علم کا وہ گلشن تھے
یا اندھیروں میں شمعِ روشن تھے

ہوگئے ہیں وہ لاپتہ یارو
کیسے پُر ہوگا یہ خَلا یارو
دل میں ہر اک کے اُن کی یاد رہے
روح ان کی عدم میں شاد رہے
آنسوؤں میں وہ مسکراتے ہیں
حافظؔ اب بھی وہ یاد آتے ہیں

ماحول کی صفائی

پاکی صفائی آدھا ایمان ہے سنو تم
اپنے بدن کو پاکیزہ دوستو رکھو تم
پاکی کے راستے پر ہر لمحہ اب چلو تم
صحت کو لازمی ہے ماحول کی صفائی

رکھو ہمیشہ پاکیزہ گھر کے سارے برتن
مانندِ آئینہ ہو بچّو تمہارا آنگن
دیوار و در تمہارے ہوں خود ہی صاف درپن
صحت کو لازمی ہے ماحول کی صفائی

جو گھر کے پاس ہیں اُن نالوں کو صاف رکھنا
ہاں صبح و شام بچّو فنائیل کو چھڑکنا
ہوتا رہے ہمیشہ جرثوموں کا صفایا
صحت کو لازمی ہے ماحول کی صفائی

دھوتے رہو ڈٹرجنٹ سے ہاتھ روم اپنا
ہر وقت تم صفائی کا اس کی دھیان رکھنا
ماحول کی صفائی سے کرلو خود کی رَکشا
صحت کو لازمی ہے ماحول کی صفائی

چھِلکوں کو کاغذوں کو تم ڈسٹ بن میں ڈالو
ماحول ہے تمہارا، ماحول کو بچاؤ
پاکی صفائی کو اب، اک فرض اپنا جانو
صحت کو لازمی ہے ماحول کی صفائی

ہو گی جو گندگی تو بیماریاں بڑھیں گی
ہو پاک گندگی سے بچّو تمہاری بستی
ہو زندگی تمہاری اے بچّو آئینہ سی
صحت کو لازمی ہے ماحول کی صفائی

ماحول ہو کشادہ رستے بھی ہوں کشادہ
جو راستے ہیں کچّے پکّی ہو اُن کی کایا
ماحول کی صفائی کا گاؤ آج نغمہ
صحت کو لازمی ہے ماحول کی صفائی

رستے میں ڈالتے ہیں کچرا جو بے تحاشا
وہ دوسروں کا بچّو کرتے ہیں تنگ جینا
کیسے کہوں انہیں میں اپنے وطن کے شیدا
صحت کو لازمی ہے ماحول کی صفائی

ماحول کو بچاؤ ہے بس یہی سندیسا
ماحول زندگی کا ہے لازمی سہارا
ماحول ہو وہ اپنا چاہے لگے پرایا
صحت کو لازمی ہے ماحول کی صفائی

ماحول کی صفائی پر دھیان رکھّو بھائی
ماحول صاف رکھّو ہے بس یہی بڑائی

جشنِ آزادی

مل کے ہم اسکول کو بچّو سجائیں
گیت آزادی کے ہم سب مل کے گائیں
جھنڈا آزادی کا لہرا کر ابھی
ایکتا کیا ہے زمانے کو بتائیں
آؤ بچّو جشنِ آزادی منائیں

ہم نہ بھولیں گے وہ آزادی کا دن
ہم نہ جی سکتے تھے آزادی کے بِن
بن کے دکھلادو وطن کے ویر اب
ہے وطن سے عشق کا بچّو یہ سِن
آؤ بچّو جشنِ آزادی منائیں

گاندھی جی باپو ہیں اپنے دیس کے
جنگ اپنی تھی اہنسا کے تلے
جنگِ آزادی میں شامل ہوگئے
جیل کی سختی سہی آزاد نے
آؤ بچّو جشنِ آزادی منائیں

کس طرح بھولیں بتا تو! اے خدا
حادثہ جلیان والا باغ کا
گولیاں انگریزوں نے داغیں بہت
ہوگئی ظلم و ستم کی اِنتہا
آؤ بچّو جشنِ آزادی منائیں

ہیں یہ آزادی کے اچھے ماہ و سال
قائدوں نے دیں بہت قربانیاں
تب کہیں جاکر ہوئے آزاد ہم

ہاں ہوئیں پہلے بہت بربادیاں
آؤ بچّو جشنِ آزادی منائیں

تھے بھگت سنگھ کے بڑے جو حوصلے
اپنی مرضی سے وہ پھانسی چڑھ گئے
ماتمی منظر کو حیرت سے مگر
حسرتوں سے رہ گئے سب دیکھتے
آؤ بچّو جشنِ آزادی منائیں

اپنی آنکھوں میں نظر آئے نمی
ہے شہیدوں کو یہی شردّھانجلی
آؤ مل کر عہد یہ کرلیں ابھی
دیس کی خاطر ہے حاضر زندگی
آؤ بچّو جشنِ آزادی منائیں

ہم بھی آزادی کا یارو دم بھریں
آؤ آزادی کی تقریریں کریں
آرزو اتنی ہے بھارت واسیو
ایک دن ہم دیس کی خاطر مریں
آؤ بچّو جشنِ آزادی منائیں

ایک سا ہو ہندو مسلم کا سُبھاؤ
دیس میں اپنے نہ ہو اب بھید بھاؤ
روشنی سد بھاؤنا کی دل میں ہو
پریم کا بڑھتا رہے ہر پل رچاؤ
آؤ بچّو جشنِ آزادی منائیں

ایکتا کا منظرِ دلکش دکھائیں
آؤ بچّو جشنِ آزادی منائیں

ہمارا جھنڈا

گونجتا ہر طرف ایک نغمہ لگے
من کو بھائے ہر اک کو سہانا لگے
اب کے پرچم ترنگا سہانا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

جھنڈا اپنا ہے قومی علامت سنو
تم اِسے ایکتا کی نشانی کہو
سب سے اچھا لگے، سب سے نیارا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

یہ وطن دوستی کی نشانی بھی ہے
اور فخرِ وطن کی کہانی بھی ہے
ہندیوں کا حسیں اک سہارا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

یہ ہے آزادیِ ہند کا ترجماں
پیارا پیارا ہمارا ہے قومی نشاں
یہ محبّت کا سب کو منارا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

رنگ آدرش ہے رنگ سنگھرش ہے
رنگ اُلّاس ہے رنگ ہی ہرش ہے
ہند کا بچّہ بچّہ بھی شیدا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

جھنڈا لہرا کے اب فخر کرتے ہیں ہم
یارو اس کی اداؤں پہ مرتے ہیں ہم
یہ اچھوتا لگے یہ انوکھا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

یہ اشوکا کا قومی نشاں ہی تو تھا
چکر نیلا سفیدی میں دیکھو ذرا
موسمِ گرم میں بھی یہ برکھا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

اس کے چکر میں اب گِن کے تم دیکھ لو
جو لکیریں ہیں چوبیس ہیں دوستو
اس کا دلکش نہایت نظارا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

رنگ کی پٹیاں یکساں ہیں دیکھنا
مستطیلِ حسیں اس کا ہے چوکھٹا
امن اور آشتی کا نظارا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

تین ہیں رنگ جھنڈے کو دیکھو ذرا
دوستو زعفرانی سفید اور ہرا
مادرِ ہند کا یہ دُلارا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

کپڑا ریشم کا ہو یا کسی سُوت کا
لگتا ہے دِل نشیں اپنا جھنڈا سدا
دیس بھکتوں کی آنکھوں کا تارا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

زعفراں رنگ اِیثار کا ہے نشاں
اور اُجلا وفا پیار کی کہکشاں
یہ ہوا میں سجیلا سنہرا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

اس کو بچّو ستونوں پہ لہراتے ہیں
گیت جھنڈے کے خوش ہو کے ہم گاتے ہیں
دن میں سورج لگے شب میں چندا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

موت پر لیڈروں کی جھکاتا ہے سر
بچّو افسردہ آتا ہے سب کو نظر
دیکھو اِس کو تو بس ایک نوحہ لگے
پھر بھی جھنڈا ہمیں کتنا پیارا لگے

ہے سپاہی کے ہاتھوں میں یہ جنگ میں
خوبصورت لگے ہم کو ہر رنگ میں
سرحدوں پر وطن کا دُلارا لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

جان دیتے ہیں فوجی اسی کے تلے
تھامتے ہیں اسے دیس کے منچلے
یہ علامت لگے استعارہ لگے
اپنا جھنڈا ہمیں کیوں نہ پیارا لگے

میرا رستہ

جیون تو اک لمبا سفر ہے
اک اک موڑ پہ گہری نظر ہے
خود ہی اپنا رہبر ہوں میں
کب رہزن کا مجھ کو ڈر ہے
کومل نِرمل اس کی چھایا

میرا رستہ حق کا رستہ

راہ کٹھن ہے ٹیڑھی میڑھی
چلتی پل پل غم کی آندھی
پاؤں لہو سے تر ہوں لیکن
راہ چلوں گا ہر دم سیدھی
لب پر ہے وحدت کا نغمہ

میرا رستہ حق کا رستہ

دُور نگاہوں سے ہے منزل
تاک رہے ہیں چھُپ کر قاتل
دامن تھام لو ہمّت کا اب
کام لو عقل سے بن کر عاقل
ساتھ چلو گے کرلو وعدہ

میرا رستہ حق کا رستہ

روپ میں ہیں جو انسانوں کے
لیکن باطن حیوانوں کے
روک رہے ہیں میرا رستہ
چیلے ہیں وہ شیطانوں کے
ان سے میرا نہیں کچھ رشتہ

میرا رستہ حق کا رستہ

بچّو جھوٹ سے دامن چھوٹا
سچّائی کا ہوں میں شیدا
میرا رستہ امن کا رستہ
یارب جو فرمان ہے تیرا
وہ ہے سب سے پیارا رستہ

میرا رستہ حق کا رستہ

ریل کا سفر

ریل کے ڈبّے میں ہیں اپنے قدم
لگتا ہے بیٹھے ہیں اپنے گھر میں ہم
مطمئن تفریح سے قلب و نظر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

ریل کا بچپن میں تھا دلچسپ کھیل
مختلف بچّوں سے ہم کرتے تھے میل
کھیل کے میدانوں کی تھی رہ گذر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

گھما گھمی لوگوں کی یہ ریل پیل
لوگوں سے کر لیتا ہوں خود تال میل
اک نیا منظر دکھائے ہر ڈگر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

اگلے وقتوں میں دخانی ریل تھی
دوڑتی تھی وہ دھویں کو چھوڑتی
ریل کی، آگے ہی رہتی ہے نظر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

ریل ڈیزل سے ہے سرپٹ بھاگتی
دندناتی جھومتی اور ناچتی
اس کو جنگل کا نہیں ہے کوئی ڈر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

بچّو دیکھو آگئی وہ برقی ریل
برق کی رفتار سے ہے اس کا میل
کرتی ہے اپنے سفر کو مختصر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

موٹروں کی گڑگڑاہٹ ہے کہاں
ہے سفر اس کا بہت آرام جاں
نَرم رَو ہے بچّو اس کی رہ گزر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

سانپ کی مانند لہراتی ہے یہ
بیل کی مانند بل کھاتی ہے یہ
ہے بہت آسان اس کی رہ گذر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

فیملی کی ہر سہولت ہے یہاں
ریل کا ڈبا ہے یا ذاتی مکاں
بچّو سمجھو ریل کو اپنا ہی گھر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

یہ ہزاروں میل پر چھا جاتی ہے
با حفاظت ہم کو لے کے جاتی ہے
یہ نہیں پہنچائے گی کوئی ضرر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

جنگلوں شہروں کی ہم کرتے ہیں سیر
ندیوں نہروں کی ہم کرتے ہیں سیر
ہم رہیں محوِ سفر بس عمر بھر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

چھٹیوں میں ریل گاڑی سے چلیں
جا کے بچھڑے رشتہ داروں سے ملیں
زندگی کچھ گھر کے باہر ہو بسر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

واٹ نے بچّو بنائی ہے یہ ریل
کر لو تم جی بھر کے اس سے تال میل
ہر قدم پر یہ لٹاتی ہے گہر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

سیٹ کا کر لو ریزرویشن ابھی
ورنہ آفت آ پڑے گی بھیڑ کی
ہے ٹکٹ تو ٹی ٹی سے ہو گے نڈر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

کر لو تم بھارت کے شہروں کا سفر
ڈالو بس اُن پر ثقافت کی نظر
دیکھو تاریخی مقامات اور نگر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

اُڑتی ہے کیا یہ لگا کر خود ہی پر
نیند کا بستر لگالو رات بھر
ریل ہے آرام میں اپنا ہی گھر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

اس کو لگ جائے نہ دشمن کی نظر
تم کو لے جائے گی یہ چاہو جدھر
یہ سفر بھی واقعی ہے اک ہنر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

'کیو' میں لگ جاؤ ذرا جلدی سے یار
ورنہ لگ جائے گی اک لمبی قطار
ہیں نرالے ریل کے شام و سحر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

یہ سفر ہے واقعی صد افتخار
لوٹتے ہیں لوگ ریلوں کی بہار
بچّوں کی ہے یہ دُعا اے کردگار
ریل کو ہر حادثے سے تو بچا
ریل کو پہنچے نہ اب کوئی ضرر
ریل کا کتنا سہانا ہے سفر

میرا بستہ

کنڑا، ہندی اور ریاضی
انگریزی، سائنس، سماجی
یارو یہ زنبیل ہے میری
کاپی کتابیں اِس میں ساری
ہر بچے کی آنکھ کا تارا
میرا بستہ پیارا بستہ

جمع ہیں اِس میں کتابیں ساری
اودی، نیلی، کالی، پیلی
ہر اک کی ہے طرز نرالی
مجھ کو ہر پستک ہے پیاری
ہر بستہ سے اچھا بستہ
میرا بستہ پیارا بستہ

رنگیں پنسل بھی ہے اِس میں
جیومٹری کا ڈبہّ اِس میں
ربڑ، قلم، اسکیل بھی اِس میں
چاکلیٹ کا پیکٹ بھی اِس میں
بن کر رہتا ہے یہ سایہ
میرا بستہ پیارا بستہ

رکھے یہ محفوظ کتابیں
کتنی سندر اِس کی باہیں
کھولتا ہے یہ علم کی گرہیں
اِس سے روشن سب کی راہیں
کتنا ہے یہ نیارا بستہ
میرا بستہ پیارا بستہ

جانے کیا کیا کہتا ہے یہ
میری ڈیسک میں رہتا ہے یہ
پیار سے رکھتا ہے ہر بچہ
سمجھو نہ تم اس کو ستا
میرا بستہ اپنا بستہ
میرا بستہ پیارا بستہ

بارش کا موسم

اودی گھٹائیں چھا جاتی ہیں
ٹھنڈی ہوائیں بل کھاتی ہیں
رم جھم پانی برساتی ہیں
دل کی کلیاں کھل جاتی ہیں
بھیگی بھیگی سی چھایا ہے
بارش کا موسم آیا ہے

پیڑ نکھر جاتے ہیں نہا کر
کتنا سہانا ہے ہر منظر
کچی راہوں میں ہے کیچڑ
دھوم مچی ہے ساگر ساگر
قدرت کی کیسی مایا ہے
بارش کا موسم آیا ہے

قصّے عجب ہیں سیلابوں کے
دیکھتے دیکھتے اُجڑے قریے
بارش کے تیور ہیں غضب کے
ننگے، بھوکے، بوڑھے، بچے
ساتھ میں بربادی لایا ہے
بارش کا موسم آیا ہے

نالے ندیاں بہنے لگی ہیں
دریاؤں میں باڑھ آئی ہیں
فصلیں پانی میں ڈوبی ہیں
بس اک مایوسی چھائی ہے
اس نے غضب کیا کیا ڈھایا ہے
بارش کا موسم آیا ہے

بھیگی بھیگی پروائی ہے
جل تھل جل تھل انگنائی ہے
ہریالی ہر موڑ پہ دیکھی
ساون کی جو رُت آئی ہے
بھیگی قدرت کی کایا ہے
بارش کا موسم آیا ہے

سردی کا موسم

دیکھو پانی میں مت کھیلو
سردی کا ہے موسم بچّو
سردی سے جو ٹکراتا ہے
اُس کو بخار آ ہی جاتا ہے
بچّو سوئٹر پہنے رہو تم
سردی میں مت رہنا گم سم
سردی سے بچنا ہے بچّو
تن کو اپنے گرم ہی رکھو
سردی بیماری لاتی ہے
بیماروں پر چھا جاتی ہے
سخت دسمبر کی ہے سردی
مفلر سویٹر پہنو وردی
تھر تھر تھر تھر جب بھی کانپو
حافظؔ تم بھی سویٹر پہنو

گرمی کا موسم

غضب کا ہے دیکھو مئی کا مہینہ
ہر اک فرد ہے اب پسینہ پسینہ
جراثیم گرمی میں مر جاتے ہیں خود
کہ بیماریاں ہم سے کتراتی ہیں خود
چلو جاکے اے بچّو! کھیتوں میں دیکھیں
کہ گرمی سے پکتی ہیں ہر سمت فصلیں
درختوں کے نیچے ہیں بس جلتے سائے
کہ شاخوں پہ پیاسے ہیں سارے پرندے
اُگلتا ہے چنگاریاں جلتا سورج
ہے مغلوب جذبات سے گویا سورج
ہے بچّو! ابھی امتحانوں کا موسم
مگر گرمی کا ہے غضب ناک عالَم
ذرا لیں گے دم چھٹیاں جو ملیں گی
کہ تفریح کی محفلیں خود سجیں گی

ہراک سمت چھاتے ہی چھاتے ملیں گے
بہر گام لُو کے تھپیڑے ملیں گے
بڑی سخت گرمی ہے سوکھا پڑا ہے
عجب وقت چوپایوں پر آ پڑا ہے
ذرا کھل کے یارب برس جائے بادل
ملے دل کو راحت نہ ہو کوئی ہلچل
یہ گرمی کی جلتی ہوئی دوپہر ہے
کہ تپتی ہوئی ایک اک رہ گزر ہے
پریشان گرمی سے ہیں سب کے تن من
ہے پھولوں سے خالی ہر اک سمت گلشن
اگر دھوپ میں ہوگی تھوڑی سی بارش
بڑھے گی حرارت کی دھیمی سی آتش
ہے شہروں میں قریوں میں پانی کا کال اب
برا ہے بہت سارے لوگوں کا حال اب

ہوئیں لُو کی شدت سے اموات ہرسو
کہ ابتر ہیں اے بچّو! حالات ہرسو
نہیں ملتی سوکھی ہوئی گھاس بھی اب
نہیں بارشوں کی ہمیں آس بھی اب
تڑخ کر زمیں قاشوں میں بٹ گئی ہے
کہاں اب ہوا کی نمی کھو گئی ہے
ذرا بچّو گرمی سے دامن بچانا
کڑی دھوپ میں گھر سے باہر نہ جانا
بڑی سخت گرمی کا ہے یہ زمانہ
ہے ہونٹوں پہ سب کے اسی کا فسانہ
ہو گرمی زیادہ تو ہیضہ بھی پھیلے
خطرناک ہوتے ہیں لُو کے تھپیڑے
رہو بچ کے یوں گرمیوں کے اثر سے
پہن کر رہو گرمی میں سوتی کپڑے

نہاتے رہو روز گرمی میں بچّو
نہ تن پر جمے میل گہرا اے پیارو
رہو خود جراثیم سے یوں بھی بچ کر
پیو بچّو پانی کو تم کر کے فلٹر
رہو بچ کے تم مچھروں سے ہمیشہ
نہ ہو پھر سے بیماری کا کوئی خدشہ
ابھی بچ کے گرمی سے حافظ جی! بھاگو
دہی، ناریل، چھاچھ شربت بھی پی لو

ریڈیو

بچّو دیکھو گھر گھر ہے
کتنا سندر پیکر ہے
اس کو سننا بہتر ہے
ریڈیو کتنا سندر ہے

سنیے کیا فرماتا ہے
خبریں دور کی لاتا ہے
ہر اک کو یہ بھاتا ہے
ریڈیو کتنا سندر ہے

تقریریں بھی نشر کرے
دم وگیاپن کا بھی بھرے
بول ہیں اِس کے کتنے کھرے
ریڈیو کتنا سندر ہے

کرکٹ کا بھی حال سنائے
بازاروں کے بھاؤ بتائے
ہر گھر میں یہ دھوم مچائے
ریڈیو کتنا سندر ہے

خود ہی لگا کر تن من سُن
منتری جی کا بھاشن سُن
کیا ہوتے ہیں آسن سُن
ریڈیو کتنا سندر ہے

چھوٹے بڑے کا من بہلائے
بزنس کیا ہے یہ بتلائے
موسم کا بھی حال سنائے
ریڈیو کتنا سندر ہے

ریڈیو وقت بتاتا ہے
غزلیں بھی یہ سناتا ہے
سب کے من کو بھاتا ہے
ریڈیو کتنا سندر ہے

کھیتوں میں کھلیانوں میں
بچّو ہے میدانوں میں
جھونپڑوں میں ایوانوں میں
ریڈیو کتنا سندر ہے

پیاری ہے طبلے کی تھاپ
کرتا ہے منتر کا جاپ
اِس کے عاشق ہم اور آپ
ریڈیو کتنا سندر ہے

سائنس کے نکتے بھی بتائے
فلموں کے ڈائیلاگ سنائے
گرویدہ یہ سب کو بنائے
ریڈیو کتنا سندر ہے

ریڈیو شہر میں قریے میں
ریڈیو رستے رستے میں
ریڈیو جلسے جلسے میں
ریڈیو کتنا سندر ہے

ہاتھوں میں ہے ٹرانسسٹر
سیل سے چلتا ہے اکثر
کم قیمت کا ہے پیکر
ریڈیو کتنا سندر ہے

سنتے ہیں فٹ بال کا حال
کھیل ہے سندر والی بال
ریڈیو کا ہر سو ہے جال
ریڈیو کتنا سندر ہے

اِس پہ تلاوت کو بھی سنو
حمد و نعت پہ وجد کرو
کہتا ہے یہ نیک بنو
ریڈیو کتنا سندر ہے

موبائل

موبائل اب سستا ہے
یہ اعداد کا دستہ ہے
یاروں سے اب ربط رکھو
موبائل سے فون کرو
مطلوبہ نمبر کو دباؤ
اُن کی سنو اور اپنی سناؤ
کرکٹ کا اسکور بتاؤ
موبائل سے فون کرو
موبائل پر فون کرو
اس پر اپنا دھیان دھرو
اچھی بات سناتا ہے
دل کی بات بتاتا ہے
خبریں بھی یہ سناتا ہے
من سب کا بہلاتا ہے

دنیا بھر کی خبریں سنو
موبائل سے فون کرو
آئے ٹرِنگ کی جب آواز
بجنے لگے گا دل کا ساز
غور سے اک اک بات سنو
موبائل سے فون کرو
اِس کو سفر میں ساتھ رکھو
اِس کی صدا بس سنتے رہو
بچّو اپنی حد میں رہو
موبائل سے فون کرو

اُستاد کی جُدائی

مَغموم ہیں مُضطر ہیں حضرت کی جدائی سے
ساکت ہے زباں سب کی مغموم ہیں سب چہرے

شاگردی میں حضرت کی لمحے جو گزارے ہیں
آئندہ دنوں میں وہ یادوں کے سہارے ہیں

حضرت نے سبق ایسے کچھ ہم کو پڑھائے ہیں
ان دیکھے نظارے بھی آنکھوں کو دکھائے ہیں

وہ اپنے تساہل پر کچھ ڈانٹ ڈپٹ ان کی
سکھلانے پڑھانے پر بے ساختہ ہٹ ان کی

مخصوص کلاسوں میں وہ درسِ حسیں ان کا
ڈھونڈے سے نہیں ملتا ثانی بھی کہیں ان کا

کیا خوب حسابوں کی وہ مشق کراتے تھے
کچھ تجربے سائنس کے گھنٹوں میں دکھاتے تھے

جیومٹری کے خاکوں کو تختے پہ بنانا خود
خط دائرے رہ رہ کر پھر اس پہ دکھانا خود

کچھ نقشے دکھاتے تھے کچھ کھیل کھلاتے تھے
چیتنیا کے ذریعے ہم سب کو لبھاتے تھے

لانا وہ گلوب ان کا ہاں اپنی جماعت میں
اک سچی لگن دیکھی ہے ان کی ریاضت میں

اخلاص کا پیکر تھے نرمی کے وہ خُوگر تھے
حضرت کی پڑھائی کے چرچے سبھی گھر گھر تھے

طلبہ بھی ہیں اُفسُردہ حضرت سے جدا ہو کر
ہوں گے وہ دلوں میں اب اک نقشِ صدا ہو کر

ہر اشک میں اے حافظؔ تصویر ہے حضرت کی
اک شمعِ حسیں روشن ہے ان سے عقیدت کی

دوست کا مرثیہ

(عزیز دوست مختار احمد کے انتقال پر)

اے دوست جدائی کا نوحہ میں سناتا ہوں
اشعار کے پردے میں زخموں کو دکھاتا ہوں

وہ ہم سے جدا ہوگا یہ کیسے یقیں کرتے
کیوں دورِ بہاراں میں پت جھڑ پہ یقیں کرتے

ہر لمحہ جواں تھا وہ کیوں موت نے مارا ہے
مرحوم کی یادوں کا بس مجھ کو سہارا ہے

ہمدم میرے سکھ دکھ کے، ہیں مجھ پہ ترے احساں
بھولوں میں تجھے کیسے ہے مجھ کو ترا ارماں

اب تیرے تصور میں اک جلوہ نُمائی ہے
تو ہے میری نظروں میں کہنے کو جدائی ہے

پانی میں اچانک تو اک روز جو ہے ڈوبا
افسوس کہ ٹوٹا تھا سانسوں سے ترا رشتہ

مختار جوانی کی کیا نیند میں سویا ہے
بدلی ہے تری دُنیا تو موت میں کھویا ہے

حافظؔ کو جدائی کا اب درد ستاتا ہے
کھوئے ہوئے ساتھی کا وہ نوحہ سناتا ہے

سالِ نو

نئے سال کا تھا جو ہر اک کو ارماں
ہے چہروں پہ سب کے مسرت نمایاں
اُمنگیں نئی ساتھ ہے آج لایا

نیا سال آیا، نیا سال آیا

زمانے نے تھاما ہے خوشیوں کا داماں
کہ تفریح کے ہیں بہر سمت ساماں
ہُوا ہے وہ اپنا جو کل تھا پرایا

نیا سال آیا، نیا سال آیا

بھلا دو پرانے دُکھوں کو ابھی سے
ملو دوستوں سے بھی سچی خوشی سے
بڑا روح افزا ہے اب اس کا سایا

نیا سال آیا، نیا سال آیا

اُمنگیں نئی ہیں ترنگیں نئی ہیں
ہوائیں مسرت کی ہر سو چلی ہیں
نئی خواہشوں کو یہ ہمراہ لایا

نیا سال آیا، نیا سال آیا

اُٹھا ہے نئے حوصلوں کا جو طوفاں
کہ تفریح کے ہیں ہراک دل میں ارماں
یہ تحفے تمناؤں کے دیکھو لایا

نیا سال آیا، نیا سال آیا

نئی مشکلیں ہیں نئے غم کھڑے ہیں
مگر ہم بھی لڑنے پہ یارو اڑے ہیں
پڑا ہے عجب اس کا ہر اک پہ سایا

نیا سال آیا، نیا سال آیا

بناؤ پڑھائی کے منصوبے بچّو
نئے سال کو ایک تحفہ سمجھ لو
نیا عکس اِس نے ہمیں بھی دکھایا

نیاسال آیا، نیاسال آیا

کرو قدر ایک ایک لمحے کی پیارو
گیا وقت آتا نہیں یہ سمجھ لو
بہت قیمتی اس کا ایک ایک لمحہ

نیاسال آیا، نیاسال آیا

نیا سال ہو دوستوں کو مبارک
وطن کے سبھی باسیوں کو مبارک
چمکتا ہے آئینہ سا اس کا چہرا

نیاسال آیا، نیاسال آیا

دلوں پر کرو دوستو اب حکومت
بڑھاؤ محبت دکھاؤ مروّت
نیا سال راس آئے سب کو خدایا

نیاسال آیا، نیاسال آیا

عداوت بُری ہے عداوت کو چھوڑو
کڑی بات کہہ کر دلوں کو نہ توڑو
جو اپنا ہے اس کو نہ سمجھو پرایا

نیاسال آیا، نیاسال آیا

اکیلے ہی رہ جاؤ گے تم دکھوں میں
کروفرق اب دوستوں، دشمنوں میں
نئے مرحلے ساتھ اپنے ہے لایا

نیاسال آیا، نیاسال آیا

بُری صحبتوں سے رہو دور ہی اب
تمہیں دیکھنے والے اچھا کہیں سب
محبت کا مژدہ سبھی کو سنایا

نیا سال آیا، نیا سال آیا

گنواؤ نہ بیکار باتوں میں لمحے
کہ ہیں قیمتی وقت کے سارے تحفے
سبق اس نے چاہت کا ہم کو سکھایا

نیا سال آیا، نیا سال آیا

کریں گے اے یارو ڈرامے نئے ہم
الگ اپنی تقریر کا ہوگا عالم
سبق اِس نے ہم کو وفا کا پڑھایا

نیا سال آیا، نیا سال آیا

نیا جشن سب مل کے آؤ منائیں
کہ بچھڑے ہوؤں کو گلے سے لگائیں
نیا سال آیا نئی بات لایا

نیا سال آیا، نیا سال آیا